

پڑھو منسو اور جیو

(43)



Prem Prakashan

E.P. 348, Saidan Gate, Jullundur-I.
Price Rs. 1/-

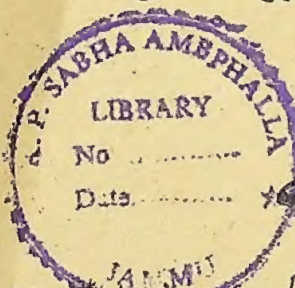
A.B.S. Sadan (Regd.)
JAMMU

پیش کشی کرتے ہیں

(43)

Printed at Majra Press, Pacca Bagh, Jullundur

اکبر سیریل



کے
لطیف

اکبر بادشاہ کے بہت سے وزیر تھے لیکن سب میں سے
سیریل حاضر جواب تھا۔

لکڑ کا پیانہ

ایک بار اکبر بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا۔ اکبر کی بیٹی نے کہا مہاراج آپ
سیریل کو اتنی تنخواہ دیتے ہیں اس کی بجائے اگر میرے بھائی کو رکھ لیجئے۔
اکبر نے کہا جو کام سیریل کر سکتا ہے وہ آپ کا بھائی نہیں کر سکتا۔ اکبر بادشاہ
کی بیٹی نے کہا میں آپ میرے بھائی کو ہی رکھوں۔ دوسرے دن دربار میں
اکبر نے اپنی بیٹی کے بھائی کو کہا یہ لکڑ ہے اسے بازار میں بیچ کر
آؤ۔ وہ بازار میں جا کر اپنی اپنی کہنے لگا۔ لکڑ بڑے لو لکڑ۔ لیکن کسی نے
نہ خریدی۔ شام کو وہ خالی واپس لوٹ آیا۔ اگلے دن دربار میں بیٹھے
اکبر نے سیریل کو کہا سیریل یہ لکڑ بیچ کر آؤ۔ سیریل نے کہا مہاراج ایک
نوکر اور سات سپاہی ساتھ دیدیجئے۔ سیریل نے نوکر کے کندھے پر لکڑ رکھ
لی اور ساتھ سپاہی لے کر بازار کو چلا گیا۔ ایک ساہوکار کے مکان کے آگے
جا کر وہ لکڑ اپنے لگا۔ ساہوکار نے کہا آپ یہ جگہ کیوں ناپ رہے ہیں ؟

بیرل نے کہا کہ اکبر بادشاہ نے یہاں سے سیدھی ہنر لکانے کا حکم دیا ہے۔ ساہوکار نے ماتھے جوڑ کر کہا مہاراج مہاراجن بر باد ہو جائیگا۔ بیرل بولا میں کیا کر سکتا ہوں مہاراج کا حکم ہے۔ ساہوکار نے بیرل کو 500 روپے دیئے اور ہنر یہاں سے نہ لکانے دی بلکہ ہی طرح وہ ایک آدمی سے اور 500 روپے لے گیا اور اکبر بادشاہ کے دربار کی طرف چلے لگا۔ جب درباریوں نے دیکھا کہ بیرل۔ نوکر اور سیاہی لکڑی والیس لے آ رہے ہیں تو اکبر کی بیٹی دیکھ کر بہت خوش ہوئی کہنے لگی مہاراج دیکھو بیرل بھی لکڑے کر واپس لوٹ رہا ہے۔

بیرل نے دربار میں آتے ہی اکبر بادشاہ کو 500 روپے دے کر کہا یہ لکڑی کا بیانا ہے۔ پیسے پیچھے آ رہے ہیں۔ دیکھا شرمیلی جی بیرل کا رتبہ۔

پتی کو بھول گیا

اکبر بادشاہ ایک دن بیرل کو ہنسی میں کہنے لگے بھائی تیری پتی بہت خوبصورت ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہ خیال تھا۔ لیکن جب تمہاری بیگم کو دیکھا ہے میں نے اس کو بھی بھلا دیا ہے۔ بادشاہ سن کر چپ کر گیا۔

اندھوں کی قسم

ایک بار اکبر بادشاہ نے بیرل سے پوچھا کہ اندھے کتنے قسم کے ہوتے ہیں تو بیرل نے ایک دم کہا کہ دو قسم کے تو بادشاہ نے کہا وہ کیسے بیرل نے جواب دیا ایک قدرتی اندھے اور دوسرے آنکھوں والے اندھے۔ جو کہ وہ کام کو پوچھ کر یہ کیا ہو رہا ہے؟

شراب کا اصلی نشہ

ایک بار اکبر بادشاہ ہاتھی پر بیٹھا کہیں جہاز رہا تھا۔ راستہ میں ایک شرابی ہاتھی دیکھ کر کہنے لگا کیا ہاتھی بیچنا ہے۔ بادشاہ کو بڑا غصہ آیا لیکن اس وقت چپ کر رہا۔ دوسرے دن سپاہی کو بھیج کر اس آدمی کو پکڑ کر منگوا یا اور پوچھا بتا بھائی ہاتھی خریدنا ہے وہ آدمی ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا مہاراج ہاتھی خریدنے دے بڑی بھاری لگے ہیں۔ میں تو صرف دیال ہوں۔ بادشاہ جواب سن کر بڑا ہی خوش ہوا اور کہنے لگا شرمین حب میرا نشہ اتر ا تو لوگوں نے میری غلطی بتائی تو میں کھرا یا ہوا سیریل کے گھر گیا اور ان کے سیریل کے لئے اس نے پھر تجھ پر کرپا کر کے تجھے یہ بات سکھائی بادشاہ اور درباری بہت خوش ہوئے دونوں کو انعام دیا۔

ہر وقت کون چلتا ہے

ایک دن بادشاہ نے اپنے دربار میں سے پوچھا کہ ہر وقت کون چلتا ہے کسی نے کہا سورج کسی نے کہا زمین کسی نے چاند کا نام لیا بادشاہ نے سیریل سے پوچھا تو اس نے کہا خرمیان جی بیاج (سود) ہر وقت چلتا ہے۔ اس کو کبھی تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ دن دو گئی رات چو گئی کرتا ہے۔

ٹھکانے کا انوکھا طریقہ

ایک بار اکبر نے سیریل سے پوچھا کہ بارہ میں سے چار نکال دیئے جائیں باقی کیا بچا؟ سیریل نے کہا خاک (کچھ بھی ہیں) اکبر نے پوچھا کہ یہ کیسے؟ سیریل — جاں سال میں بارہ ماہ بچے ہیں۔ ان میں سے چار مہینے برسات کے نکال دیں تو خاک بچا۔ بادشاہ یہ سن کر ہنسی اڑا۔

بیریل فرانس میں

بیریل کو جب فرانس کے بادشاہ نے بلا کر بھیجا تو وہ سفر کرتا ہوا آٹھ دس دنوں میں فرانس پہنچا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے بڑے محل میں بٹھرایا بہت عزت کی۔ دوسرے دن جب بیریل ٹٹی کرتے گیا تو اس نے دیکھا کہ اکبر بادشاہ کی تصویر ٹٹی میں لگی ہوئی ہے فرانس کے بادشاہ نے یہ جان بوجھ کر کیا ہے کہ بیریل پر اس کا اثر کیا ہوتا ہے۔

بادشاہ کے دربار میں پیش ہوا دربار میں ہونے لگی فرانس کے سب درباری امیر و وزیر حاضر تھے باوق باتوں میں بیریل سے ہنس لگا جہاں پناہ آپ کو قبضی رہتی ہے بادشاہ نے کہا میں لیکن میں تو یہ سمجھا تھا بیریل نے کیا کیا تم نے اس کو کہے اکبر بادشاہ کی تصویر ٹٹی میں لگائی ہوئی ہے کیا تم کو یقین ہے جب بٹھا جائے ہو اکبر بادشاہ کی تصویر دیکھتے دسے مار دیں گی لکل جاتی ہے فرانس کا بادشاہ بہت شرمندہ ہوا۔

ایک دن اکبر بیریل کو کہتے لگا تم اپنی بیٹی کا ہاتھ دن میں کتنی بار پکڑتے ہو اس کے ہاتھ میں کتنی چوڑیاں ہیں بیریل بہت پریشان ہوا اسے چوڑیاں پہنیں نہیں تھیں۔ مجھ دیر صحت کر دو بلا جناب میں تو دن میں ایک دو بار ہاتھ پکڑتا ہوں لیکن آپ تو اپنی داڑھی پر کتنی بار ہاتھ پھیرتے ہو۔ بتاؤ اس کے کتنے بال ہیں۔ یہ سن کر اکبر چپ ہو گیا۔

آسمان پر چار ماہول

ایک دفعہ اکبر نے بیریل کو مایوس ہو کر دیش لگا لا دے دیا۔ بیریل کھڑے چلا آیا اور کہیں چھپا رہا۔ دوسرے دن جب بادشاہ کی سولہوی

باز اسے گدڑی تو کیا دیکھتا ہے کہ بہت بڑی سیڑھی لگی ہوئی ہے اور ایک
آدی اس پر چڑھ رہا ہے بادشاہ بڑا حیران ہوا کہ سیدھی سیڑھی
کیوں چڑھ رہا ہے اس نے اپنے سپاہی بھیجے کہ اس آدی کو نیچے
اتارو۔ جب آدی نیچے اترتا تو یہ کھتا میریل بادشاہ نے پوچھا تو یہاں
کیا کر رہا۔

میریل نے جواب دیا جناب زمین پر ہمارا راج ہے اس
لئے میں آسمان پر جا رہا تھا۔ کہنے پر سن کر میریل کو معاف کر دیا۔

دومطلبی باتیں

ایک دفعہ اکبر اور میریل محل کی چھت پر جا رہے تھے۔ بہر حال
کوئی غلطی ہو گئی۔ اکبر اس سے ناراض ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تو
مجھے چھت کے اوپر نیچے تک ہٹا دے تو اٹھلے ہیں تو تجھے موت
کی سزا دی جائے گی۔ میریل نے بہت جتن کئے لیکن بادشاہ نہ ہٹا۔
یہاں تک کہ نیچے کئے ایک ہی سیڑھی سے گئی۔ میریل کھنچ کر بولے ہیں
ہتے تو نہ رہی۔ تو آگے ہو کے مرواؤ۔ میریل کی یہ دومطلبی باتیں سن کر
بادشاہ ہنس پڑا۔

چھوٹا سیج کا فرق

ایک بار اکبر نے پوچھا بات دو چھوٹ اور سیج میں کیا فرق
ہے۔ میریل کہنے لگا جناب جتنا آنکھ اور کان میں۔ وہ کہے؟
اکبر نے پوچھا جناب آنکھوں دیکھی بات سچی اور کانوں سے سنا
بات جھوٹی۔ جو بات انہوں سے دیکھی جائے وہ سچ ہوتی ہے
اور سنی سنائی بات جھوٹی۔

پھانسی دے دو

ایک دن آپ بوڑھا برہمن کسی جسم میں کیڑا لگیا۔ بادشاہ نے اسے پھانسی کا حکم دیا۔ ادھر سے سیریل بھی آ نکلا۔ بادشاہ نے فوراً اپنا دیکھو سیریل دیکھو سیریل تجھے کوئی سفارش نہ کرنی جی۔ تو کہے گا میں اس کے الٹ کر دنگا۔ سیریل حویٹ سے بولا۔
جناب اس بے دقوت کو آپ مزدور پھانسی دو۔ ہے ہی اسی قابل یہ سن کر بادشاہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا اور بوڑھے کو تھپور دیا کیونکہ بادشاہ کو سیریل کے رکش بات کرنی تھی۔

ایک بار اکبر نے سوجا سیریل ہمیشہ ہی مجھے بچھو کر تیا ہے سو آج کوئی ایسی بات کہ جس کا اس کے پاس کوئی بھی جواب نہ ہوتا تھے میں سیریل حاضر ہوا۔ بادشاہ کہنے لگا سجالا سیریل مجھے رات ایک خواب دکھا کہ تو اور میں اکٹھے بیٹھے مٹی میں سیر کو جا رہے تھے کہ مٹی الٹ گئی۔ ساتھ ہی مدحوظ رہتے ایک گندگی کا ارد دسرا شہد کا۔ میں شہد کے حوض میں گر گیا اور تو گندگی کے حوض میں۔ یہ سن کر سمجھی درباری سیریل کو ہوئے ہوئے کہنے لگے۔ سیریل نے سمجھ کر کہلے لگا جناب بالکل ٹھیک ہے مجھے بھی ایسا خواب نظر آیا تھا پس جب ہم باہر آئے تو آپ نے چائنا شروع کر دیا اور میں نے آپ کو یہ سن کر اکبر لا جواب ہو گیا۔

میچا

ایک گاؤں کا مدزی کبرے بے کمر بھاگ گیا۔ لوگ مکان کے آگے اکٹھے ہو گئے۔ کوئی کہہ رہا تھا میرا سوٹ لے گیا کوئی کہہ رہا تھا میری شہر لے گیا۔ ایک آدمی زرد زرد سے رو رہا تھا گاؤں کے لوگوں نے کہا تمہارا

کیا لے گیا۔ اُس نے کہا میرا تو میچا لے گیا۔
مجھے لٹواؤ گے!

ایک لنگڑا۔ ایک اندھا۔ ایک بہرہ اور ایک ننگا چاروں
 اندھیرے سے جنگ میں جا رہے تھے۔ بہرہ بولا کھڑک کا مورہا ہے کہیں جو رہ
 آ رہا ہے۔ اندھا بولا دکھائی تو مجھے بھی دے رہا ہے۔ لنگڑا بولا چلو
 دو درمچلیں۔ ننگا بولا جو کرنا ہے جلدی کرو۔ تمہارا کچھ نہیں جائے گا اور میں
 لٹوا جاؤں گا۔

میری باری ہے!

نیتاجی بھاشن دے رہے تھے۔ لوگ اکٹھا اکٹھا کر جا رہے تھے
 آخر میں ایک آدمی نہ گیا۔ نیتاجی نے کہا بھائی صاحب آپ ہی ایک
 غفلت اور سمجھدار آدمی رہ گئے ہیں جو میری بات دھیان سے سن رہے
 ہیں۔ آپ کی بات کون سنتا ہے بات یہ ہے کہ آپ کے بعد میری
 بھاشن دینے کی باری ہے۔ میں تو اس لئے بھی ہوں آدمی نے کہا

لکیر چھوٹی

ایک بار اکبر نے اپنے دربار میں لکیر کھینچ دی اور کہا اس کو
 مٹائے یا جو کوئی چھوٹی کر دے گا اس کو اتھام دیا جائے گا۔ سب
 امیر وزیر سوچنے لگے لیکن کسی کی سمجھ میں نہ آیا تب بادشاہ نے میرٹل سے کہا

مجبائی تو کر کے دکھا۔ بیربل نے جفت اکٹھ کر اس کے ساتھ ایک اور لکیر
 پہنچ دی اور کہنے لگا دیکھو جناب اب یہ لکیر چھوٹی ہو گئی ہے۔ بادشاہ بڑا
 خوش ہوا۔

مجھے ہنسا دے

ایک دن بادشاہ بیربل کو اپنے لگا لگا کر تو مجھے ہنسا دے تو مجھے بہت سا اناام
 دیا جائے گا۔ بیربل نے ہنسنے کی بڑی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا
 بادشاہ نے بھی نہ ہنسنے کا لپکا ارادہ کر لیا بھتا جب بیربل نے دیکھا
 کہ بادشاہ ہیں ہنستا تو وہ کان کے نزدیک منہ رکھ کر بولا مگر جب بھی
 نہ ہنسا تو میں ہنساں گا نہ گدگداؤں گا۔ بیربل کی بچوں جیسی باتیں
 سن کر بادشاہ ہنس پڑے۔

دینے تلے اندھیرا

بادشاہ اور بیربل محل کے اوپر بیٹھے ہوئے ڈوبتے ہوئے سورج
 کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چاند نکلنے لگا بھتا۔ یوریت کی طرف
 اندھکار کو چپ رہا اور ایک لال رنگ کا نشان ظاہر ہوا۔ اگلے ہوئے
 سورج کی کرنیں جس وقت جہاں کے پانی میں پڑیں اور ہوا کی حرکت سے
 جھلک کر تھیں ہوئی شو بھابھا کو بادشاہ نے دیرانہ دیکھتے۔ یوگوش ایک دن
 بادشاہ نے روز کی طرح بادشاہ بیربل کے ساتھ نظارہ کا آئند

لے رہے تھے کہ کسی چلاہٹ سے اُس کی جاگتا بھنگ ہوگئی۔ نیچے جہاں
 سے آواز آئی تھی دیکھتے ہیں کہ ایک مسافر کا مال چور لوٹ کر لے
 جا رہے ہیں بادشاہ کو ادھر پر دیکھ کر مسافر بولا۔ ان داتا آپ کے دیکھتے
 ہوئے دن دھار سے میرا مال لوٹ کر لے جا رہے ہیں میری مدد کرو
 بادشاہ کو اُس غریب پر بہت دیا آئی اور چوروں کو پکڑنے کے لئے
 آدی گئے۔ لیکن وہ تو لوٹ مار کر کے بھاگ گئے تھے۔ سپاہی نا اُمید
 ہو کر خالی ہاتھ واپس آئے۔ بادشاہ کو برا تعجب ہوا کہ محللوں کے
 ساتھ چوری ہو جائے اور پتہ نہ چلے۔ وہ سب بد انتظام کا کارن
 ہے۔ یہ سوچ کر بادشاہ ساتھ ہی چھو بیسریل کو کہنے لگا یہ سب
 بد انتظام کے ساتھ ہوتا ہے۔ کیا یہ آپ کے لئے شرم کی بات نہیں؟
 اگر آپ کے ساتھ ایسی ہزرتی ہوتی ہے تو دوسری جگہوں کا کہنا کیا
 باہر ضرور چلتا بھی کشتی پاری ہوگی۔ بادشاہ کچھ دیر سوچ میں رہا۔
 پھر بیسریل کو کہنا۔ میری بات کا جواب میں دیا تو بیسریل نے بڑی
 مایوسی سے کہا۔ جہاں پناہ دیئے تلے اندھیرا ہوتا ہے۔ اور جگہ
 تو اُس کی روشنی ہوتی ہے پردے کے نیچے اندھیرا ہوتا ہے اس
 کو ہم تم دور میں کر سکتے۔

بیسریل کی یہ بات سن کر بادشاہ بڑا خوش ہوا۔ اُس وقت اُس
 مسافر کو دھن وغیرہ دے کر وداع کیا۔ مسافر بادشاہ دھنیہ داد کرتا
 ہوا گھر چلا گیا۔

سیانا اور مورکھ

بادشاہ نے ایک بار بیسریل سے پوچھا کہ سنار میں چالاک

اور سو رکھ کی کیا پہچان ہے۔ سیریل نے جواب دیا کہ موقع پر جس کی عقل کام آئے اور لیک ایک جواب دے وہ ہی سیانا جو دقت پر جواب نہ دے سکے وہ سو رکھ۔

کالی ہی نیامت ہے

بادشاہ نے سیریل سیر کر کے لئے نکلے۔ شہر کے باہر جب ایک گاؤں میں پہنچے تو راستے میں بادشاہ نے دیکھا کہ بھوکا کتا اردی کے کمرے کو جو کئی دنوں کا ہو جانے کے کارن کالا ہو گیا ہے اور سو رکھ گیا ہے۔ کھارہا ہے۔ بادشاہ نے بخول کر ناچایا۔ اُس نے کہا سیریل دیکھو کتا کالی نو کھارہا ہے۔ اچھا نو دبا کے سیریل جواب سن کر شرمندہ تو ہوا لیکن بھپ رولا کہ سیریل تو سوچ کہ میں بولیا کہ تجھے پتہ نہیں کہ میری ماما کا نام نیامت تھا جس کو تو کئے کو کھارہا ہے۔ سیریل نے نرٹاے کہا جہاں پناہ آپ بھی تو میری ماں کو کتے کو کھوایا میں تجھے بھی تو یہ معلوم تھا کہ میری ماں کا نام کالی ہے۔ پھر آپ نے یہ بات کیوں ہی جس سبب تجھے یہ بات کہنی پڑی۔

بادشاہ نے اپنی بات کو ادھر رکھنا چاہا تو سیریل کی بات ٹوک کر کہا۔ میں نے تیری ماں کو میں روٹی کو کالی کہا ہے۔ تو سیریل نے کہا میں نے کیا کہا۔ یہ میں مانتا ہوں کہ روٹی خراب تے سوکھی کالی تھی لیکن اس وقت اُس کے لئے نیامت (بہت اچھی) تھی۔ میں نے آپ کی ماں

بابرت کوئی بات نہیں کہی۔
بادشاہ کو اس جواب سے تسلی ہوئی اور اپنی بارہان کر

چپ ہو گئے۔ چور پکڑنے کی نئی چال

ایک بار دہلی کے ٹکڑ بیویاری کا دھن چوری ہو گیا۔ دیباپاری سے
اس کی رپورٹ طرف دیں کوڑی۔ اندروں نے پتہ کرنا شروع کیا۔
چور نہ پکڑا گیا۔ جس دیباپاری کی چور دہلی نے جوہ کی بھی۔ گھر سے
سارا قیمتی مال لے گئے تھے۔ اس لئے وہ بہت گھبراہٹ میں رہے تھے کہ نا
شروع کیا کیونکہ اس کا دیوالہ لکھنے والا تھا۔ اس نے دیکھ کر
کو دیکھتے دیکھتے یہ دشا ہونے لگی جس کی سن کر بڑے چٹا ہو گئے
بادشاہ نے آپ اس چوری کا پتہ کرنے کی کوشش کی اس نے سیریل
کو ساری بات بتائی اور چور پکڑ کر ال بیر اند کرنے کا حکم دیا۔ سیریل نے
بادشاہ کا حکم سن کر اس دیاپاری کو بلوایا اور اس نے پوچھا آپ
کس پر شک کرتے ہو۔

آپ کو جس پر شک ہے بتاؤ۔ گھبراہٹ میں آپ کا سارا
مال مل جائے گا۔ دیاپاری کو سیریل کی باتوں پر کچھ تسلی ہوئی۔
بادشاہ بھی پاس تھا وہ ساری باتیں سننے چاہتے تھے۔

دیباپاری نے جواب دیا حضور میرا یہ خیال ہے کہ نوکر دہلی
یہ کام مل کر کیا ہے۔ کیونکہ باہر دوسروں کو اتنا پتہ نہیں ہو سکتا۔
لیکن یہ بھی سنا ہے کہ میں کسی کا نام لینے سے متنبہ ہوں۔
سیریل نے سپاہی بھیج کر دیباپاری کے بھی نوکر دہلی کو
بلوایا۔ جب سب ہی نوکر آ گئے تو پائس پر مٹی ساری ٹکڑیوں کو ہاتھ

میں پکڑ کر سارے نوکرؤں کو مخاطب ہو کر کہا آج وہ لکڑی اسنے پاس رکھو۔ کل صبح لاکر مجھے دکھانا۔ پہلے لکڑی کو منہ کے پاس لگا کر کچھ شتر پڑھنے کا طریقہ بتا کر سیریل نے سارے نوکرؤں کو بات لکڑی بکھر گیا جو اہلی چور ہو گا یا جس کی عدت چوری ہوئی ہوگی اس کی لکڑی اُدھی ایخ بڑھ جائے گی۔

سیریل نے حکم کے ساتھ سپاہیوں سے نوکرؤں کو اندر کر دیں میں رکھا تو اس کی دیکھ بھال کے لئے چیرا اسی لگا دیئے ان ہی نوکرؤں میں سے جو پھر چور تھا اس نے دل میں سوچا کہ اگر لکڑی مجھے بے بڑھ جائے گی تو کیوں نہ اُدھ ایخ اس کو کاٹ دیا جائے تاکہ بڑھ کر بیدی ہی رہے۔ اس طرح میری لکڑی بھی سمجھی جیسی رہے گی۔ اس طرح سیریل بچے پکڑنے لگے گا۔ یہ سوچ کر اس نے اپنی لکڑی کو اُدھ ایخ لکم کو دیا۔

وہ تو سیریل کی چال تھی لکڑی کی بڑھ سکتی تھی۔ دوسرے دن بادشاہ ادبیریل اُٹھی جگہ پر آئے جہاں نوکر لکڑے گئے تھے اُس کے ساتھ دیا پار بھی آیا تھا۔

سیریل نے سمجھی کی لکڑیوں کو دیکھ جب اصلی چور کی لکڑی دیکھی تو وہ پہلے اُدھا ایخ چھوٹی لکھی۔ سیریل سمجھ گیا کہ فردر اس نے چوری کی ہے۔

سیریل نے اُس کو لای دینے کا اقرار کر کے ابھی کچھ یو چھو لیا۔ جب چور نے مال کی جگہ بتانے کی میر بھیر کی تو اس نے نوکر تو بے نیٹے کے لئے کہا۔

یو چھاپے۔ بادشاہ اپنی ہی بابت پر تانتہ کہ شرمندہ ہو کر صوفی
سریخی کر لیا۔

خوش ہے یا نہیں

جائے جاتے ایک بار راستے میں سیریل کا جوتہ ٹوٹ گیا۔ اس
نے ایک موچی کو کہا۔ میرا جوتہ ٹھیک کر دے۔ میں تجھے خوش کر دوں گا
سوچی نے جوتہ ٹھیک کر دیا تو سیریل نے اُسے سونے کی منہریں
دیں۔ سوچی نے کہا۔ میں میں آپ نے مجھے خوش کرنے کا چین دیا ہے
مجھے خوش کرنا ہی ہو گا۔ سیریل نے کہا ۱۰۰ منہریں دے۔ جاگیر دے دے
لیکن موچی ایک ہی رٹ لگا لی جائے کہ میں میں خوش آپ مجھے خوش
کریں۔

آخر تک اگر سیریل نے اپنی جیب میں سے ایک گڑ کی ڈلی
نکال کر موچی کے ہاتھ میں دی اور کہا۔ اگر بادشاہ کے گھر لڑکا پیدا
ہو تو پھر تو خوش ہے یا نہیں اب موچی کو غلہ خوش ہوتا پڑا۔ اگر کہے
کہ میں خوش ہوں تو بادشاہ اُسے بھانسی پر لٹکا دیں گا۔ اگر کہے کہ میں
خوش ہوں تو ہاکہ میں گھونسوں گا۔ آخر اس نے بے بس ہو کر کہا کہ میں
خوش ہوں۔

میں نے کچھ نہیں پڑھا

ایک دن سیریل خط لکھ کر ہا حقا کہ ادھر سے کہیں اگر بادشاہ
آئیے۔ یہ مجھے نصیحت ہو کر خہ کو پڑھنے لگے۔ سیریل نے دیکھا کہ بادشاہ
مجھے ہے اتنی بات لکھ کر سیر کو لکھنا چھوڑ دیا کہ مورکھ سیر کو پڑھا
تھے۔ اس لئے باقی باتیں آگے پڑیں انھوں گا۔ اگر تیرے حق پر
کہا۔ لکھو لکھو میں نے تو کچھ نہیں پڑھا۔

بہمان آئے یا بہمان گئے

ایک دن بادشاہ نے سیریل کو کہا اردو میں اتنی زبانیں ہیں۔ سیریل
نے خدا جواب دیا۔ میں ہزار دوسو۔ اگر تیرے پاس نہیں ہے، مولا
سیریل نے جواب دیا جہاں بادشاہ آپ نئی زبانیں میں اگر تعداد چھ کم
ہو جائے تو سمجھو پوچھو جہاں انگریز جاننے والے رشتہ داروں کے کو
لئے گئی ہیں۔ انگریز ادب بڑھ جائے تو سمجھو خیریاں انگریز سے
اپنے رشتہ داروں کو ملنے آئے ہیں۔

ہینگن کے ہینگن

ایک دن بادشاہ نے ہینگن کی سبزی کی بہت ترقیف کی اور پھر سیریل
نے کہا کھیک ہے۔ مہاراج دیکھو تو کھلو ان تے بھی اس کے سر
کے اور تیرے رکھا ہے۔ کھلو ان کوئی مورکھ کھوڑے ہا ہے
بادشاہ نے کہا لیکن اس کو کھانے سے (دباے) ہو جاتی ہے۔ سیریل
نے فوراً جواب دیا جی ہاں یہ بھی کوئی سبزی ہے۔ تب ہی تو اس نے

لیکن ہے یعنی بناگن کے۔ راجہ نے کہا ابھی تو تم اس کی قبر اپنا کر رہے
تھے۔ میں نے تنخواہ آپ سے لی تھی لیکن جی سے میں میرے لئے کہا۔

راول کون؟

ایک دن بادشاہ نے رامائن کی بہت تعریف سنی اور بیربل کو کہا
ایک ایسی رامائن لکھو جس کا سیر میں۔ ماہ دو ماہ کا وقت لے
کر بیربل نے ایک کی رامائن لکھنی منظور کر لی۔ دو مہینے کے بعد
بیربل حاضر ہوئے۔ راجہ میں ایک مزدور تھا جس کے سر پر
ادھر بوز کا غنڈوں کا۔ اس نے کہا یہ کہا، بیربل نے کہا
مہاراج غلطی کی معافی۔ رامائن پوری ہو چکی ہے مگر یہ بتاؤ رام
کی پتی کو راول چھل کر لے گیا تھا۔ آپ کی پتی کو کون چھل کر
ادھر سے دن رات تھے۔ یہ سن کر راجہ نے کہا نے جاؤ اس رامائن
کو مجھے میں چاہیے۔

تیسرے قلم اور جو کچھ ہو

ایک دن اکبر بادشاہ نے بیربل سے کہا کہ باگل ڈھونڈ کر لاؤ۔
بیربل باگل ڈھونڈنے کے لئے چلا گیا۔ ایک آدمی تہ میں لگاؤ
بانٹ رہا تھا۔ بیربل نے کہا تم لادو کیوں بانٹ رہے ہو؟ آدمی نے
کہا میری عورت پچھلے سال کسی غیر آدمی کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔
اُس کے گھر سے کا پینڈا ہوا ہے اس لئے میں لادو بانٹ رہا ہوں۔
بیربل نے کہا لا ایک مورکھ۔ آگے ایک آدمی گدھے کے پیچھے ہوا
ہو۔ اس نے کہا کہ ایک مورکھ کی بوری رکھی ہوئی تھی۔ بیربل نے کہا

بھائی صاحب آپ گھاس کی پوری کو گدھے کے اوپر رکھ کر آپ ادھر
سوں میں بیٹھ جاتے اس آدمی نے کہا میرا گدھا کمزور ہے اور بہت بوجھ
پس اٹھاتا ہے۔ پیرل نے کہا تم بھی آجھاؤ۔ دونوں مورکھوں کو
نے کر سیدل پہنچ گیا۔ دیار نے بادشاہ نے پوری بات سن کر کہا
کہ باقی کے دو مورکھ کہاں ہیں؟ پیرل بولا مہاراجا میرے ساتھ
آپ میں جو مورکھوں کی تلاش کر رہے ہیں اور جو کھامو رکھ میں ہوں جو
آپ کے لئے پر مورکھ دھونڈنے چل پڑے ہوں۔

جوتہ دھونڈتے

ایک انگریز کی جاٹ سے دوستی ہو گئی۔ جاٹ انگریز کے گھر گیا تو
انگریز نے اپنے نوکر سے کہا۔ سمول جاؤ لیٹ اور اللہ سے کہہ دینا
منٹ میں واپس آؤ۔ پانچ منٹ بعد اس نے کہا میرا نوکر دوکان پہنچ
گیا۔ پانچ منٹ بعد بولا اب چیزیں خریدیں پھر پانچ منٹ بعد بولا۔
تو سمول آگیا سودا لے کے۔ جاٹ بہت حیران ہوا وقت کی یا بندی
دیکھ کر یہ خیاب انگریز نے بھی اپنے نوکر کو گھڑی بے دی۔ اور کہا وقت
کا یا بندی نہ تھا۔

بھگوان کی کرنی اچانک وہ انگریز خیاب آگیا۔ اور دوست کو
بلے آیا جاٹ نے نوکر سے کہا او گھٹیسا۔ جاسکتیاں اور سوئیاں لے کر
مندرہ منٹ میں واپس آؤ۔ جاٹ نے کہا نوکر پہنچ گیا دوکان پر۔
پانچ منٹ بعد بولا لے لیا سودا۔ منڈرہ منٹوں کے بعد بولا تو آگیا سودا لیک

ادارہ دی اد گھٹیٹیا۔ گھٹیٹیا بولہ ہاں جی۔ جاٹ ہے کہلے آیا سودا
ابھی تو میں اپنا جوتہ دیکھ رہا ہوں کہاں ہے؟

پالو کا غصہ

ایک عقلمند ڈاکٹر نے گولیاں تیار کیں۔ ایک گولی کھانے

سے ایک آدمی کی عمر 20 سال کم ہو جاتی تھی۔ راجہ نے بھی چار پانچ
گولیاں کھیں کہ بڑھاپے میں کام آجائیں گی۔ ایک دن کام
جب آپس گھرا آیا تو ایک حسد لڑکی گود میں پڑے لڑکھیں بھیجی تھی۔
اس نے کہا ایسا لڑکا جو مٹا کھالے۔ راجہ حیران ہو گیا کہ یہ لڑکی کن

ہے؟ جو مجھے بیٹا کہہ رہی ہے۔ راجہ نے کہا معاف کرنا میں نے آپ
کو پہچانا نہیں۔ لڑکے نے کہا بیٹا میں تمہاری ماں ہوں جو گولیاں تم
لے گئے تھے اس میں ایک گولی میں نے کھائی ہے۔ اور میری عمر بیس سال
کم ہو گئی ہے۔ راجہ نے کہا یہ تو تھیک ہے لیکن یہ کچھ کون ہے؟ بیٹا یہ
تمہارے چاچا ہیں انہوں نے غصہ میں دو کھائی ہیں۔

گولی مار و چیل کو

پردھان منتری چیل نے ریڈیو پر ایک بار ایک کھاشن دینا تھا
راستے میں بس خراب ہو گئی۔ بہت دقت سے ایک ٹیکسی میں لیکن
ٹیکسی اگنے لگا تھا جب میں نے ہین جانا۔ میں نے پردھان منتری

کا بھاشن سنتا ہے۔ حیر چل من میں تو بہت خوش ہوا۔ لیکن اُسے
جانے کی جارہی تھی اُس نے کہا میں آپ کو ایونڈ کا انعام دوں گا۔
ٹیکسی دالہ بہت خوش ہوا اور بولا بیٹھے صاحب بیٹھے۔ کوئی مارو
حیر چل کو۔

بیریل کے لڑکا ہونا

ایک بار اکبر نے بیریل کو کہا کہ تم مجھے ساڈا کا دودھ لا کر دو۔ دوسرے
دن اکبر بیریل کے گھر گیا اور پوچھا کہ بیریل کہاں ہے۔ اُس کی
بیٹی نے کہا کہ اُس کے کل لڑکا ہوا ہے بادشاہ حیران ہو گئے اور
پہننے کی کچھی کر میوں کے بھی لڑکے ہوتے ہیں عورتوں کے تو ہوتے
ہیں بیریل کی بیٹی نے ورا جواب دیا۔ کچھی ساڈوہ کا بھی دودھ ہوتا ہے۔
گناہوں کا ہوتا ہے۔ بادشاہ اپنی بات پر بہت مستعد ہوا۔

دن پڑھوں کی بولی

ایک بار بادشاہ اکبر نے بیریل کو کہا کہ بیریل جاؤ سنار کی بولیاں
سیکھ کر آؤ۔ بیریل ایک سال کی چھٹیاں لے کر بولی سیکھنے چل پڑا
سال بعد جبے ایس آیا تو ہندی۔ پنجابی۔ اردو۔ بنگالی۔ ملائسی
تیلگو۔ اوریہ۔ انگریزی۔ کنڑ وغیرہ سب ہی بولیاں بادشاہ کو سنائیں
بادشاہ بہت خوش ہوا لیکن اُس نے سوچا کہ میری عمری ہار ہے۔

اُس نے کہا یہ تو بھیک ہے لیکن سیریل مجھے ان پر ہوں کی بولی سنا۔
 سیریل نے کچھ سوچا اور باہر جا کر ایک پیسہ اٹھالایا اور پیسے میں کنکر ڈال
 کر زرد زرد ریسے پلاتا دربار میں آگیا۔ راجہ نے کہا ادبیر سیریل یہ کیسا؟
 سیریل نے کہا حضور یہ ان کمرہوں کی بولی ہے۔ یہ کیسے بادشاہ نے پوچھا
 حضور جس کو نہ آپ سمجھو اور نہ میں بس شور ہی شور۔ بادشاہ بہت
 خوش ہوا۔

پتا۔۔۔ بیاتم میرا نام ایک دن مزدور روشن کر دئے۔
 بیٹا۔۔۔ پتا جی وہ تو میں اب بھی روشن کر سکتا ہوں۔
 پتا۔۔۔ وہ کیسے؟
 بیٹا۔۔۔ آپ کی غیمپلیٹ کے آگے طلب لگا کر۔

ایک بار جالندھر بس اسٹینڈ پر ایک بس کھڑی تھی۔ اور بس بہت
 بھری ہوئی تھی۔ ایک بزرگ مائے کنکر کو کہا۔ بیٹا یہ بس کہاں پر جانی
 ہے۔ کنکر نے کہا اتا جی اس بس میں جگہ نہیں ہے۔ ماما اتنی بات سنکر
 آگے کو چل پڑی اور دروازہ کھول کر بیٹ پر بھونکی۔ جیگاری چلانے کے
 لئے دروازہ کھولا تو اس نے ماما کو کہا اتا جی اب پیچ چلی جائیے۔ میں میں نہیں
 جاؤں گی یہ سیٹ پہلے میں نے رکھی ہے۔ دروازہ کھولا جی سواریوں کو دیر

ہوئے۔ اور میں نے گاڑی چلائی ہے۔ مائے کہا پیچھے جا کر چلا لے۔
 سبھی سواریاں ہنسنے لگیں۔

-----*-----*-----*-----*-----*-----*-----*-----*-----*
 ایک بار ایک آدمی نے زمین میں بستر لگایا اور پر دسی کو بھیجی آئے
 پر اٹھانے کے لئے کہہ کر سو گیا۔ جب بھی آئی تو پر دسی نے اس کے پیٹ
 پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ اٹھو بھائی یہ تمیجا ہے۔ یہ سن کر وہ
 آدمی بولا۔ نہیں بھائی یہ تو میرا پیٹ ہے۔

حیرتی آئی کے پھر

ایک بار راجہ کو نہ جلنے کیا سوچا کہ اس نے بیسادی کا روالی
 کی کہ مجھے کوئی ایسی کہانی سناؤ کہ جو مجھے بخیر ختم ہو۔ لیکن جو بھی
 کہانا سننے سے پہلے کہ اس میں ختم رہی ہو تو تھی۔ جس کی کہانی ختم ہوتی
 اُس کو بھی ایسی پرکھا دیتا۔ نئی آدھی آئے کسی کی کہانی ایک دن وہ
 کی کہ دو دن اور گریو کی چار دن میں ختم ہو جائے۔ راجہ نے سب
 کھپاشی پرکھا دیئے۔ میری کہ اس نا الفافی پر بہت غصہ آیا۔ وہ
 کہنے لگا مہاراج آپ کو کہانی سنا تا ہوں۔ راجہ نے کہا سنا۔ میری کہانی
 کہانی شرور کی ہے۔

کہ ایک بھقاراجہ ایک بار اس کے راج میں بہت کنک پیدا
 ہوئی۔ اس نے ساری کھانے کے کچھ لے لیا چوڑا ایک گودام بنا کر سب
 طرف سے ہند کر دیا۔ تاکہ کھانا ہو پائے خراب نہ ہو سکے۔ ایک دن کہا آگ

بول۔ میریل نے آگے بڑھائی کہانی۔ لیکن نکلوان کی اچھا گودا میں کہیں
ایک چھیدہ گیا۔ اس میں ایک جرسی آئی اور ایک دانہ لے کر آگے
اگر نے کہا پھر کیا ہوا۔ میریل نے کہا جرسی پھر آئی دانہ لے کر پھر۔ پھر آئی
دانہ لے کر پھر۔ پھر آئی دانہ لے کر پھر۔ اگر نے کہا کیا پھر پھر لگا رہا ہے
آگے کہانی سنا۔ میریل نے کہا مہاراج ابھی تو یاد دہانے بھی میں ہوتے
وہاں تو لاکھوں من دانہ ہے۔ دانہ ختم ہو گا تب ہی تو کہانی آگے
سناؤں گا۔ اگر نے ہاتھ جوڑے اور کہا عاف کہ۔ کہا میں نہیں
سستا۔ آگے کسی کی بھی کہانی۔ کیا پھر پھر لگا رکھی ہے۔

گردن ٹیڑھی کیوں؟

ایک وقت بادشاہ نے میریل سے خوش ہو کر اسے بھانپ کر دینے
کا دھن دیا۔ دینے کو تو بادشاہ نے کہہ دیا لیکن اس کی من کی اچھا
درمختی نہ تھی۔ اس بات کو بادشاہ بھول گئے۔ ایک دفعہ تو میریل
نے مذاق مذاق سے انہیں اپنے دھن کا یاد دلایا لیکن وہاں تو معاملہ
مجھ اور ہی تھا۔ میریل کی بات کو ہیشہ کاٹ کر کسی دوسری صفت بات
چیت چھڑ گئی۔ میریل بھی مورکھ نہ تھے وہ بھی موقع دیکھتے رہتے تھے۔ ایک
دن بادشاہ کو اچھا لگا ہی یہ سوال سوچھا انہوں نے میریل سے پوچھا کہ
اگر گردن ٹیڑھی کیوں ہوتی ہے۔ میریل نے یہ بہترین موقع ہاتھ سے بچا

دیا۔ نورانی کلمہ دیا جہاں پناہ میں نے بھی کسی کو پہلے جہنم میں جا کر دینے کا وعدہ کر کے بھیج دیا ہوا۔
 بادشاہ یہ سن اپنے وکیل کو یاد کر کے بیدار مہم ہوئے اور
 اس وقت سیر بلکے نام ایک جاسوس رکھ دی۔ ہستی خوشی میری
 اپنے گھر کو آئے۔

پہچان

ایک شخص نے دوسرے شخص سے پوچھا کہ اگر گاڑی میں سے تین آدمی اترے ایک امریکن دوسرا انگریز اور تیسرا پاکستانی۔ آپ کی پہچان کریں گے کہ کون۔ کونسا بہت آسان بات ہے دوسرے آدمی نے کہا۔ کہ امریکن اترے گا اور سیدھا چل جائے گا۔ انگریز اترنے سے پہلے دیکھ گا یہ کسی کوئی چیز تو نہیں رہا کئی۔ اور پاکستانی اترنے سے پہلے سارے گاڑی میں تماشہ کرے گا۔ اگر کسی نے کوئی چیز رہ گئی ہو تو گھر سے چلوں۔

نیا سوٹ

میردمن کی پہلی نے پوچھا کہ تمہارے بچے نے یہ نیا سوٹ پہنا کر دیا ہے۔ پہنے تو یہ سوٹ سمجھو میں دیکھا۔ یہ میرے بچے کی ہے میردمن نے جواب دیا۔

سیلور جوبلی

کیوں دوست۔ یہ باری کس خوشی میں ہے۔ دوست نے دوسرے دوست سے پوچھا۔ آج ہمارے نوکر کی سیلور جوبلی ہے۔ اگے

جواب ملا۔ اچھا تو آپ کا بہت ایماندار نوکر ہے جو ۲۵ سال نکال گیا ہے۔ نوکر کا چہرہ تو دکھایا۔ پچیس سال ہیں۔ اس سال میں یہ ہمارا پچیسواں نوکر ہے۔ دوست نے جواب دیا۔

خوجہ کے تین سوال !

ایک دن بادشاہ اپنے منہ لگے کھوجے باتیں کر رہے تھے۔ تو بادشاہ نے بیربل کی بہت تعریف کی جو خوجہ سن کر حل گیا۔ کیونکہ وہ وہ مسلمان تھا اور اپنے آپ پر دھان مٹری کے عہدہ پر تھا۔ اس نے خوجہ بادشاہ سے تعریف سن کر مان میں آکر یہاں تک نفی کہہ گیا کہ بیربل کو تو آپ نے ایسا ہی رکھا ہوا ہے۔

بادشاہ بولا بیربل کی طرح عقلمند اور سمجھدار ارادہ رکھن ہے بیربل جیسا جواب کون دے سکتا ہے؟ تو خوجہ بولا آپ محنت میں بیربل کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے کہ بیربل سوالوں کے جواب بہت اچھے دیتا ہے تو میرے بھی تین سوالوں کے جواب دے۔ حکم مجھے یقین ہو جائے گا۔ بادشاہ کہنے لگا کہ سوال بتاؤ۔ خوجہ کے یہ تین سوال تھے۔

۱۔ آسمان پر کتنے تارے ہیں؟

۲۔ زمین کا بیج کہاں ہے؟

۳۔ سنار میں کتنے مرد اور کتنی عورتیں ہیں؟

اکبر بادشاہ نے جب تین سوال سنے تو بہت خوش ہوا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ
 بیربل کی بددی اسی طرح دیکھتا رہتا تھا۔ بادشاہ نے اسی وقت
 نوکر کو بھیجا کہ بیربل کو بلوایا۔ دربار میں آئے ہما بادشاہ نے بیربل
 کو خوجے کے تینوں سوالوں کو حل کرنے کے لئے کہا اور ساتھ میں یہ بھی
 کہا کہ اگر خوجے کے یہ تینوں سوال آپ سے نہ نکلے تو تمہیں اس عہدہ
 سے اتار دیا جائے گا۔ بیربل نے تینوں سوالوں کو سمجھنے کی کوشش
 کی۔ اور کہا اس کا جواب آپ کو ایک گھنٹہ کے بعد مل جائے گا
 بیربل نے نوکر کو بھیج کر کافی بالوں والا ایک کتا منگوایا اور
 دربار میں آکر کہا مہاراج خوجے کے تینوں سوال تیار ہیں۔
 پہلے سوال میں اس کتے کے شریر رجتے بال میں اتنے آکاس
 میں مارے ہیں آپ کتنی کرا سکتے ہیں۔ دوسرے سوال میں بیربل
 نے ادھر ادھر نشان بنائے اور کہے گا کیل زمین میں گاڑ دیا
 اور کہا کہ یہ زمین کا بیج ہے اگر خوجہ صاحب کو دشواش ہوں
 تو تپ لیں۔ تیسرے سوال میں بیربل نے جھٹک کر کہا مہاراج
 سنار میں عورتوں اور مردوں کی تعداد بتانی بہت مشکل ہوگئی
 ہے کیونکہ وہ جو خوجہ میں انہوں نے لگاڑ دی ہے۔ یہ نہ عورتوں میں
 آسکیں گے اور نہ مردوں میں۔ بادشاہ اور درباری سبھی ہنسنے
 پڑے۔ خوجہ حیران ہوا۔ دوسرے دن بادشاہ نے کھوجے سے
 کہا دیکھو بیربل کی بددی خوجہ یہ سنکر شرمندہ ہوا۔ اور کھیرانے

بیریل کی کہی بھی سندیا نہیں کی ۔

بچوں کی اڑ (جند)

ایک دفعہ اکبر بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا ۔ بیریل کسی سب
گھرے دیر می سے آیا ۔ بادشاہ غصہ میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ بیریل
کے آتے ہی بادشاہ نے پوچھا تم دیر می میں کیوں آئے ۔ دو اس
نے کہا مہاراج میرا بچہ اڑ کر رہا تھا ۔ اس نے مجھے دیر می ہوئی ۔
بادشاہ نے سوچا یہ باتیں بارہم میں ۔ اس نے کہا بیریل ، بچے کے پاس
سب کچھ ہے بچہ چار آنے مانگے آٹھ آنے دید ۔ آٹھ آنے مانگے
روپیہ دے دو ۔ بچہ اڑی نہیں کر سکتا ۔ مجھے یہ بات ثابت
کر کے دکھاؤ کہ بچہ اڑی کر لے ۔ بیریل نے کچھ سوچا اور کہا
مہاراج آج کے دن آپ میرے قیادہ میں آپ کا بچہ ۔ بادشاہ
کے ساتھ بازار میں چلے گئے تیار ہو گیا ۔ راستے میں ایک
آدمی ترلوڑ لے بیٹھا تھا ۔ ترلوڑ کو دیکھ کر بیریل رونے لگا
بادشاہ نے کہا یہ تم تو کیوں رہے ہو ؟ بیریل نے کہا مجھے
ترلوڑ چاہیے ۔ اس میں رونے کی کیا بات ہے بیٹا چاہے
تم دو ترلوڑ لو ۔ بادشاہ نے کہا بیریل ترلوڑ لے کر چل پڑا اور
راستے میں بیریل پھر رونے لگا اور کہنے لگا میں نے ددات
لینی ہے ۔ بادشاہ نے ددات لے دی ۔ آگے چل کر بیریل ایک جگہ

گھڑا ہو کر زور و زور سے رونے لگا۔ بادشاہ نے کہا اب کیا ہے؟
 تر بو زرداں کے اندر ڈال دو۔ بادشاہ نے کہا بیٹا تر بو زردیہ اس
 عدات کے اندر نہیں جاسکتا۔ بیر لے کر لے کر لے کر ڈال کے دو۔
 اب بادشاہ سوچ میں پڑ گیا، اور من ہی من میں اپنی ہار مان لی۔

پہلے

ایک مار ایک پریمی اپنی پریمیکا جس کا نام "دیا"
 سحقا کے گھر گیا۔ گھر پر پریمیکا کے پتا جی موجود تھے۔
 پتا جی — کو کیسے ہو ریش
 ریش — بس کھٹک اہن۔ آپ کی دیا چاہیے۔

ایک دفعہ دو مورکھ گاڑی میں یا ترا کر رہے تھے
 رات ہونے والی تھی۔

پہلا مورکھ — کیوں کھائی پریمیز اتنا تیز می ہے پیچھے
 کیوں کھاگے جا رہے ہیں؟
 دوسرا مورکھ — کھائی رات ہونے والی ہے اپنے
 گھر جا رہے ہیں۔



پتی مہودے دیکھتے پتلے غنہ اور تین بہت سوٹی۔ ان میں
 اکثر مہا سبب رات چپڑا رہتا تھا۔ ایک بار کسی نے پتی مہودے
 سے کہا دیکھ پتی۔ پتی زن لگی جیسی گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں
 اس میں ہمیشہ بل جل کر ہی چلنا چاہیے۔ تب ہما پتی ہو کر شک
 کر بولے اگر گاڑی میں ایک پہیہ نہ ہو گا ہمارا دوسرا سکوڑ کا
 تو گاڑی چلے گی کیسے؟

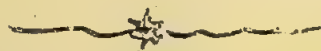


اردن اور اٹل میں بات چیت ہو رہی تھی

اردن — اٹل یہ سب رات کو کہاں جاتا ہے؟

اٹل — بھائی رات کو اندھیرا ہو جاتا ہے۔ اس لئے دکھائی

نہیں دیتا۔



ایک سنیما کا گیٹ کھیرا یا ایک دانت لٹکوانے گیا۔

ڈاکٹر نے پوچھا — کون سا دانت لٹکوانا ہے۔

گیٹ کھیر — بالکونی میں دائیں سے یا چپائی۔



دیا پارسی کا جمال چوری ہوا کھتا سب مل گیا اور بہت خوش ہوئے۔ دیا پارسی نے اپنی نئی زندگی سمجھی۔ یہ دیکھ کر میر علی کے سرور میں گر پڑا۔ اور کہا اگر آج یہ آپ کی کمر باندہ ہوتی تو یہ میرا آن ہرگز نہ ملتا اور میں مر جاتا۔
 دیا پارسی کو یہ مال دے دیا گیا اور چور کو اس چوری کی سزا دی گئی۔

اندھیرا

ایک دن تہائی میں بیٹھے بادشاہ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ سنار میں وہ کون سی چیز ہے جس پر چاند اور سورج کا پرکاش نہ پڑتا ہے۔ کچھ دیر سوچتے رہے بھی ان کے دل میں کوئی بات نہ آئی۔ تو بادشاہ نے سٹے کیا کہ چاند سورج چیزیں دیکھتے ہیں۔ کچھ دیر بعد بادشاہ کے دھیان میں آیا کہ شاید درباریوں میں کوئی بتا دے۔ یہ سوچ اُس نے ایک دن دربار میں یہ سوال سب کے سامنے رکھا۔ حاضر درباریوں میں الگ الگ خیال ہو رہے تھے۔ کسی کی ایسی بات نہیں ہے جو من لے لی جائے۔ آخر میر علی نے کہا کہ جہاں بتا ہ میری سمجھ میں ایک اندھیرا ایسی چیز ہے جس پر نہ سورج کی روشنی پڑتی ہے اور نہ ہی چندرما کی۔
 بادشاہ اور سارے درباریوں نے میر علی کی بات کو مان لیا۔ بادشاہ اس جواب سے خوش ہو گئے۔

لوک پر لوک میں جوتے

بادشاہ دربار میں بیٹھے تھے ان کا سیریل کے ساتھ مذاق کرنے کو
 دل چاہا کسی کو کہہ کر سیریل کو ایسا کام بتایا کہ اس کو دوبارے باہر جانا پڑا
 وہ اپنا جوتہ دھونڈنے لگا لیکن وہ تو پہلی ہی چھپیا رکھے تھے۔ سیریل
 بہت حیران ہوا تو بادشاہ سے کارن پوچھیا تو سیریل نے کہا جوتہ میں
 ملتا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو حوتیاں دی جائیں۔ نہ کرنے لگا جوتی
 نہ آواحد کہا اس کے بدلے آپ کو لوک پر لوک میں ہزاروں جوتے
 ملیں۔ میری یہی منو کا مناس ہے۔ سیریل کی بات کو سن کر بادشاہ کو
 بڑی شرم آئی۔

باہتھی ملتا

بادشاہ نے ایک دن رات کو بہت بھیا تک سنا دیکھا
 جس میں ایک شخص کے دانت کو چھوڑ کر بارے دانت گر گئے۔
 بادشاہ کو اس خواب سے فکر ہوئی اس کو ساری رات نیند نہ آئی
 صبح کے وقت مجھداروں کو خواب سننے کے لئے بلایا۔

ایک مجھدار نے بتایا کہ سنے کی بات کہی آنے والی گھٹنا
 (حیثیت) کی یاد ہے۔ تمہارے سامنے ہی تمہارے پر یو ار کے
 سامنے آؤں ایک ایک کر کے مرجائیں گے۔ بادشاہ یہ سن کر

میں سمجھدار پر بڑا ناراض ہوا اور اس کو ہاتھی کے سیریل کے نیچے کچلوا دیا۔ کھوڑی دیر بعد ہی سیریل آیا تو اس کو ہی تو سینے کا حال بتایا اور اس کا تعمیر مطلب پوچھا۔ سیریل نے زباتے اتر دیا کہ اس کا مطلب تو صاف ہے کہ اپنے پروردار میں بڑی غصہ کے صرت آپ ہی ہیں اس سمجھدار اور سیریل کا جواب ایک کھتا۔ غرق صرت اتنا کھتا کہ سیریل نے بڑی سمجھ سے جواب دیا کھتا جس سے بادشاہ نے خوش ہو کر سیریل کو ہاتھی انعام دیا۔ اسی بات پر سمجھدار کو ہاتھی کے سیریل۔

صحبت کا اثر

بادشاہ ادب سیریل کی اس میں باتیں بڑی محقق کہ سیریل کے منہ سے کوئی فضول بات نکل گئی۔ بادشاہ کو بہت غصہ آیا اس نے کہا کہ جب تجھے بولنے کی تیز سنیں رہی دن بردن تم بد تیز ہوتے جا رہے ہو۔ سیریل نے کہا پہلے یہ بات کہیں تھی۔ بڑی صحبت کا اثر شروع ہو گیا ہے۔

بادشاہ کو کوئی بات نہ سوجھی

آدھا تھمرا

ایک دن سیریل سے بادشاہ نے پوچھا تم زمین پر کیوں چلتے ہو تمہارا کیا کام ہے سیریل نے کہا شریان جی باب۔ بادشاہ کہتے تگا

اگر تم دھونڈ دین تو میرے ایک دم جواب دیا آدھا ہمارا اور
آدھا تمہارا

دو گرھوں کا بوجھ

ایک بادشاہ - سیریل اور بادشاہ کا شہزادہ تئوں ہی ہو انوری
کے لئے بیج ہی محلوں کے پاس والے گاؤں کی طرف چل پڑے - جج کی
کھڑکی سے ملنے کے ساتھ ان کا دل بہت خوش ہوا اس لئے تھوڑی
دور نکل گئے واپس آتے وقت جب دھوپ حسین پر پڑی تو بادشاہ
نے اپنا لبادہ سیریل کے کندھے پر رکھ دیا۔ اس کے شہزادے
نے بھی اپنے ستار کو دیکھ کر اپنا لبادہ سیریل کے کندھوں پر
رکھ دیا۔ بادشاہ یہ دیکھ کر سیریل کو کہنے لگا۔ اب تو میرے آدھے
کو تے کا بوجھ ہو گا ہو گا۔ سیریل نے اسے جواب دیا جہاں بیٹا
ایک کھوتے کا پس بلکہ دو کھوتوں کا بوجھ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ
نے سر جھکا لیا۔

مور کے بادشاہ

ایک دن بادشاہ کو سیریل نے کہا۔ شریان جی آپ میری فکر
دور کر دے گا۔ بادشاہ نے کہا بتاؤ تو۔ سیریل نے کہا میں کئی
دنوں سے سوچ رہا ہوں کہ سورج پورب سے نکلتا ہے اور
چھ کی اور سے پس نکلتا۔ کیا کارن ہے؟
سیریل کا یہ سوال سن کر بادشاہ بولا کہ اس سوال کی مور کے
سیریل نے اسی وقت عرض کی کہ یہ سورج کر تو میں نے آپ سے

Handwritten text in Arabic script, likely a title or header, possibly reading "بسم الله الرحمن الرحيم" (In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful).

Handwritten text in Arabic script, likely a signature or footer, possibly reading "بسم الله الرحمن الرحيم" (In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful).

دماغ کی کسرت



اس تصویر کو دیکھو۔ تصویر میں آدمی کا گدھا گم گیا ہے
سوچ کر ڈھونڈو۔ یہ آپ کے دماغ کی کسرت ہے۔